12567 ـ جوا کے بغیر تاش کھیلنا

سوال

جوا (قمار بازی) کے بغیر تاش کھیلنا حرام کیوں شمار ہوتا ہے، ہم تاش مال پر نہیں کھیلتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر تاش کھیلنا نماز میں رکاوٹ اور سستی پیدا نہ کرے اور اس پر رقم بھی نہ لگائی گئی ہو تو تاش کھیلنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" تاش کھیلنا جائز نہیں، چاہے بغیر عوض کے ہی کھیلے جائیں، اس لیے کہ اس کی حالت یہ ہے کہ یہ نماز اور اللہ کے ذکر سے مشغول کر دیتی ہے، اور اس میں مانع بنتی ہے، اگرچہ یہ گمان کیا جائے کہ وہ اسے نہیں روکتی، پھر یہ جوا اور قمار بازی کا ذریعہ بھی ہے جسے نص قرآنی میں حرام کیا گیا ہے:

بات یہی ہے کہ شراب اور جوا و قمار بازی اور تھان اور پانسے کے فال نکالنے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، تو اس سے باز آجاؤ تا کہ تم کامیاب ہو سکو المائدۃ.

اور اس اثر کا معاشرے پر بھی اثر ہوتا ہے، بلا شبہ سلیم اور پرامن معاشرے کے روابط دو چیزوں سے ثابت اور پورے ہوتے ہیں:

اللہ تعالی کے احکام کی پیروی کرنے، اور اس کےمنع کردہ سے رکنے سے، اور کسی بھی واجب اور فرض چیز کے ترک کرنے یا کسی حرام کام کے فعل سے معاشرہ ٹوٹ پھوٹ اور افتراق کا شکار ہو جاتا ہے.

اور یہ کھیل ان عوامل میں شامل ہوتا ہے جو معاشرے پر اثرانداز ہوتے ہیں، کیونکہ یہ نماز باجماعت ترک کرنے کا باعث بنتا ہے، اور اس کھیل سے آپس میں دوری اور بغض و کینہ اور حسد اور حرام کام کے ارتکاب میں تساہل پیدا ہوتا ہے، اور اسی طرح یہ روزی کمانے میں سستی اور کاہلی پیدا کرتا ہے.

ديكھيں: فتاوى اسلاميہ (4 / 436).

رہا اس كھيل كى تاريخ كا مسئلہ كہ يہ كب اور كيسے شروع ہوا تو تحقيقا يہ علم نہيں تاش جيسى برى كھيل كا موجد كون ہے، يا يہ كھيل كب اور كہاں ايجاد ہوا ؟

يہ كہا جاتا ہے كہ اصلا يہ چينى، يا ہندى يا كہيں اور كا كھيل ہے، ليكن مورخين اس پر متفق ہيں كہ يہ كھيل مشرق وسطى سے قرون وسطى كے آخرى دور ميں يورپ منتقل ہوا، اور دانشور يہ بھى كہتے ہيں كہ: سب آراء متفق ہيں كہ اس وقت سے ليكر اب تك تاش كے كھيل نے بہت واضح ترقى كى ہے.

تاش كا كھيل ابتدائى طور پر يورپ ميں اندلس كے علاقے ميں شروع ہوا، اور پھر وہاں سے گيارويں صدى ميلادى ميں شمالى سپين منتقل ہو گيا.

سپين ميں تاش كا كھيل چاليس پتوں پر مشتمل ہے، جو ايك سے ساتھ نمبر پر مشتمل ہوتے ہيں، پھر تين اشخاص كا رتبہ سب سے اعلى ہے جو كہ نائب يعنى سردار كا ہوتا ہے، اور پھر اس كے بعد والا رتبہ اس كے وكيل اور پھر كاتب يا خادم كا ہے.

اور سولويں (16) صدى عيسوى ميں فرانسيسيوں نے تاش كے كھيل كو نئى شكل دى اور اس ميں ترقى كى كہ اس ميں سردار اشخاص كى بجائے بادشاہ پر مقتصر كرديا، اور سردار كے نائب كو ملكہ پر، اور كھلاڑى اور فارس كى بجائے خادم پر، اور اس ميں انہوں نے تين نمبروں كا اضافہ كر ديا تو اس طرح يہ پتے باون (52) ہو گئے.

اور سترويں (17) صدى عيسوى ميں جرمن والوں نے ايك چوتھے شخص كا اضافہ كيا جسے المھرج يا جوكر كا نام ديا.

تاش كھيلنے كے متعلق فتوى اوپر بيان ہو چكا ہے، اور سابقہ سطور ميں يہ بھى اضافہ كيا جاتا ہے كہ: تاش كھيلنے ميں مشروع تفريح و راحت كے اسلامى مقاصد منعدم ہيں، نہ تو اس سے جھادى مہارت حاصل ہوتى ہے، اور نہ ہى كسى بھى قسم كا علمى تجربہ، اور نہ ہى كوئى معاشرتى اور اجتماعى فائدہ حاصل ہوتا ہے، يا پھر اس سے نفسياتى راحت حاصل ہوتى ہو جس سے اعصاب كو سكون ملے، اور نفس كو خوشى و راحت حاصل ہو.

يہ ايك ايسا كھيل ہے جو ہر قسم كى خير و بھلائى سے عارى اور خالى ہے، بلكہ يہ كھيل تو صرف فتنہ و فساد، اور وقت كا ضياع ہے، جو تخمينہ و گمان اور چالاكى پر منحصر ہے، تو يہ نردشير كى مشابہ ہوا، اور يہ كھيل جھگڑا و فساد اور لڑائى كا باعث ہے، تو اس طرح يہ شراب اور جوئے و قمار بازى كے مشابہ ہوا.

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس كى بنا نردشير پر قياس كرتے ہوئے كہ اس ميں اور تاش كے كھيل ميں پہلى چيز تو يہ

ہے کہ یہ دونوں تخمینہ اور گمان و چالاکی پر مشتمل ہیں، اور دوسری یہ کہ یہ دونوں ہی نزاع و جھگڑا اور لڑائی کا باعث بنتے ہیں، اس قیاس کی وجہ سے یہ کوئی بعید نہیں کہ آپ اسے مکروہ کی بجائے حرام والا قول اختیار کریں.

اور شیخ ابن حجر الھیثمی رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور ہمارے معاصر علماء کرام شیخ محمد بن صالح العثیمین نجدی علاقے کے فقہاء میں شامل ہوتے ہیں انہوں نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور اسے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے نقل کیا ہے، کیونکہ یہ عداوت و بغض کا باعث ہے، اور اللہ تعالی کے ذکر اور وقت کے ضیاع اور اسے اللہ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور میں صرف کرنے کا باعث بنتا ہے.

اور اس قول کے اختیار کرنے کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ فرانس کے ایك حکمران نے حکم جاری کیا تھا کہ یہ کھیل دن کے وقت نہ کھیلا جائے، اور اس نے دن کے وقت لوگوں کو تاش کھیلنے سے روکنے کا حکم دیا، اور جو بھی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اسے قصاص کے حکم کے تحت پکڑ لیا جائے، یہ حکم اس نے اس وقت جاری کیا جب فرانسي لوگ اس کھیل سے بہت زیادہ شغف رکھنے لگے، اور وہ اپنے کام سے بھاگ کر تاش کھیلنے میں مصروف ہو جاتے.

اس حکمران نے جو قصاص کا فیصلہ کیا تھا وہ بڑھ کر قید تك جا پہنچا، بلکہ کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد اس نے اس قانون میں مخالف کو لاٹھی کے ساتھ مارنے کا حکم بھی شامل کر دیا جو اسے زخم بھی لگائے.

ان احکام اور دوسرے قوانین کی بنا پر لوگوں نے تاش کھیلنے کی عادت میں تبدیلی لاتے ہوئے اسے علانیہ طور پر کھیلنے کی بجائے سری اور چوری چھپے کھیلنا شروع کر دیا.

ماخوذ از کتاب: قضایا اللھو و الترفیہ تالیف مادون رشید (185 ـ 187).

واللہ اعلم .